© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پر قابو پانے میں ناکام رہا ہے (" جنگ" ۱۰ ستمبر)

نیو یارک میں ہر سال دو ہزار افراد قتل ہوتے ہیں اور پولیس قاتلوں کو گرفتار کرنے میں ناکام رہتی ہے۔ (روزنامہ "پاکستان" لاہور ۴ اگست ۹۱ء) امریکہ میں دیگر جرائم کا یہ حال ہے کہ ہر پانچ منٹ کے بعد زنا کی ایک واردات ہوتی ہے جب کہ امریکہ جیسے ملک میں بھی ایسے جرائم کی رپورٹ صرف دس فیصد تک درج ہوتی ہے باقی ۹۰ فیصد عورتیں خوف یا کسی اور وجہ سے خاموش رہتی ہیں اور باہمی رضامندی کے تحت جنسی تعلق کو زنا سمجھا ہی نہیں جاتا۔ (جنگ ۲ فروری ۸۵ء)

قتل و غارت گری کے اعتبار سے دیگر ممالک کی صورتحال بھی تقریباً ایسی ہی ہے۔ لندن میں سکاٹ لینڈ یارڈ کے سربراہ سر پیٹر ایمپرٹ نے کہا ہے کہ لندن میں جرائم کی شرح میں سات سو گناہ تک اضافہ ہو گیا ہے اور تشدد اور جنسی حملے روز کا معمول بن گئے ہیں۔ سر پیٹر ایمپرٹ نے اپنی اہلیہ کو اکیلے گھر سے باہر جانے سے منع کر دیا ہے (" جسارت فرائیڈے سپیشل" ۲۲ جنوری ۱۹۹۳ء)

اس سلسلے میں نیوزی لینڈ کا یہ حال ہے کہ وہاں کے پولیس چیف کن تھامسن نے کہا کہ اس ملک میں ہر سیکنڈ کے بعد ایک "قتل" ہوتا ہے اور قتل کا تناسب وہی ہے جو ایک صدی قبل وحشی دور میں تھا (جنگ لاہور)

روس کے صدر بورس یلسن نے کہا ہے کہ جرائم روس کا سب سے بڑا مسئلہ ہیں، گزشتہ برس چالیس ہزار مافیا گینگ سرگرم عمل تھے۔ (خبریں، لاہور ۲۳ فروری ۹۳ء) جنوبی امریکہ میں جرائم کا یہ عالم ہے کہ ارجنٹائن میں ڈاکٹر پاگل مریضوں کو ہلاک کر کے ان کے اعضاء فروخت کر دیتے ہیں چنانچہ ۱۵ برسوں میں وہاں ۱۳۲۱ پاگلوں کی موت ظاہر کی گئی جب کہ ۱۳۹۵ مریضوں کے بارے میں ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ لاپتہ ہو گئے ہیں اور یہ صرف ایک شہر کے ایک ہسپتال کی "کارگزاری" ہے۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۱۲ مارچ ۱۹۹۲ء)

امریکی بچوں نے ۵۰ ہزار افراد کو قتل کر دیا

امریکہ جیسے ترقی یافتہ اور مہذب ترین ہونے کا دعویٰ کرنے والے ملک میں نوجوانوں کی ذہنی حالت کا اندازہ ان میں جرائم کی بڑھتی ہوئی رفتار سے لگایا جا سکتا ہے۔ امریکہ کے دفاعی شعبے برائے اطفال کے ایک ترجمان کے حوالے سے بھارتی روزنامہ لکھتا ہے کہ امریکی بچوں کی اخلاقی حالت اس قدر پست ہو چکی ہے کہ ۱۹۷۹ء سے ۱۹۹۱ء کے دوران بچوں نے تقریباً ۵۰ ہزار افراد کو ہلاک کر دیا۔ ترجمان کے مطابق امریکہ میں بچے بندوقوں، پستولوں اور جدید اسلحہ کا بے دریغ استعمال کرتے ہیں۔ ترجمان کا کہنا ہے کہ ویت نام سے بیس سالہ جنگ میں اتنے امریکی ہلاک نہیں ہوئے جتنے امریکی بچوں نے اپنے ملک میں ہلاک کر دیئے۔ ان حالات میں نہ صرف بچوں کی بڑھتی ہوئی آوارہ گردی، بدمعاشی اور غنڈہ گردی کا پتہ چلتا ہے بلکہ امریکی معاشرے میں والدین کی لاپرواہی بھی عیاں ہو جاتی ہے۔ بچوں کی تنظیم نے حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ اسلحے کی فروخت کے سلسلے میں سخت قوانین کا نفاذ کرے۔

© rasailojaraid.com